بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-94170-20616, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محض للہ عقد اخوت اور محبت کی کوئی مثال اگر دی جاسکتی ہے تو وہ حضرت مولانا حکیم نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مثال ہے۔اقرار اطاعت کرنے کے بعد اگر اس کے انتہائی معیاری نمونے دکھا کر اس پر قائم رہنے کی مثال کوئی دی جاسکتی ہے تو وہ حضرت مولانا نورالدین کی ہے۔تمام دنیوی رشتوں سے بڑھ کر بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے اگر کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے رشتہ جوڑا تو اس کی اعلیٰ ترین مثال حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی ہے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 13۔نومبر 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو عشق اور محبت کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تھا اسے ہر وہ احمدی جس نے آپ کے بارے میں کچھ نہ کچھ پڑھا ہو یا سنا ہو جانتا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محض للہ عقد اخوت اور محبت کی کوئی مثال اگر دی جاسکتی ہے تو وہ حضرت مولانا حکیم نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مثال ہے۔ اقرار اطاعت کرنے کے بعد اگر اس کے انتہائی معیاری نمونے دکھا کر اس پر قائم رہنے کی مثال کوئی دی جاسکتی ہے تو وہ حضرت مولانا نورالدین کی ہے۔تمام دنیوی رشتوں سے بڑھ کر بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے اگر کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے رشتہ جوڑا تو اس کی اعلیٰ ترین مثال حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی ہے۔خادمانہ حالت کے بے مثال نمونہ کا بیمثال نمونہ اگر کسی نے قائم کیا تو وہ حضرت حکیم الامت مولانا نورالدین نے قائم کیا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے عجز وانکسار میں اگر ہمیں کوئی انتہائی اعلیٰ مقام پر نظر آتا ہے تو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اس کا بھی اعلیٰ معیار حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے قائم کیا اور پھر امام الزمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وہ اعزاز پایا جو کسی اور کو نہ مل سکا۔آپ علیہ السلام نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے بارے میں فرمایا کہ ”چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نور دیں بودے“

پس یہ ایک زبردست اعزاز ہے جو کہ زمانے کے امام نے اپنے ماننے والوں کے لئے ہر چیز کا معیار حضرت مولانا نورالدین کے معیار کو بنا دیا کہ اگر ہر ایک نورالدین بن جائے تو ایک انقلاب برپا ہو سکتا ہے۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حکیم مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول کے بعض واقعات بیان فرمائے ہیں۔ان واقعات کو پڑھ کر آقا و غلام مرشد و مرید کے دوطرفہ تعلق اور محبت کے نمونے نظر آتے ہیں۔عاجزی اور انکساری کے نمونے بھی نظر آتے ہیں۔اخلاص و وفا کے نمونے بھی نظر آتے ہیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی قربانیوں کے معیار اور اطاعت کے اعلیٰ ترین نمونے کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ جب آپ قادیان آئے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔مجھے آپ کے متعلق الہام ہوا ہے کہ اگر آپ اپنے وطن گئے تو اپنی عزت کھو بیٹھیں گے۔اس پر آپ نے وطن واپس جانے کا نام تک نہ لیا۔اس وقت آپ اپنے وطن بھیرہ میں ایک شاندار مکان بنا رہے تھے۔بعض دوستوں نے کہا بھی کہ آپ ایک دفعہ جا کر مکان تو دیکھ آئیں لیکن آپ نے فرمایا کہ میں نے اسے خدا تعالیٰ کے لئے چھوڑ دیا ہے اب اسے دیکھنے کی کیا ضرورت ہے۔

پھر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک اور واقعہ بیان کرتے ہیں جب انجمن کے بعض عمائدین اپنے آپ کو عقل کل سمجھنے لگ گئے تھے اور دنیاداری کا رنگ ان پر غالب آرہا تھا بہت سے معاملات جب انجمن میں پیش ہوتے تو عموماً حضرت خلیفۃ المسیح الاول اور حضرت مصلح موعود کی رائے ایک ہوتی تھی اور بعض دوسرے بڑے سرکردہ ممبران کی مختلف ہوتی تھی۔بہرحال ایک ایسے ہی موقع پر ایک مجلس میں سوال پیش ہوا تعلیم الاسلام ہائی سکول کو بند کرنے کا معاملہ پیش ہوا۔حضرت مصلح موعود اس کو بند کرنے کے خلاف تھے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی رائے بھی یہی تھی کہ اس کو بند نہ کیا جائے۔اس واقعہ کا اس پر بڑی زوردار بحث ہورہی تھی آخر فیصلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش ہونا تھا۔حضرت خلیفۃ المسیح الاول چونکہ ادب کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے

بات نہ کر سکتے تھے اس لئے آپ نے مجھے اپنا ذریعہ اور ہتھیار بنایا ہوا تھا وہ مجھے بات بتا دیتے اور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہنچا دیتا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ہمیں کامیابی عطا کی۔ اس سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے بات کرنے کے ادب اور احترام کا بھی پتا چلتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی فراست کا ذکر کرتے ہوئے آپ کے ایمان کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ یہ بیان کرتے ہوئے کہ قومیں کس طرح بنتی ہیں۔ افراد سے قومیں بنتی ہیں اور قوموں سے افراد بنتے ہیں۔ اعلیٰ دماغوں کے مالک ذہین اور نیک انسان قوموں کو بہت زیادہ فائدہ پہنچاتے ہیں اور اعلیٰ اور نیک مقاصد اچھے اور ہوشیار لوگوں کے ہاتھ آ کر بہت زیادہ فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں اور پھر یہ بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی جماعت قائم کی۔ آپ کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ نے یہی سلوک کیا کہ آپ کے دعویٰ کے ابتداء میں ہی بعض ایسے افراد آپ علیہ السلام پر ایمان لائے جو کہ ذاتی جوہر کے لحاظ سے بہترین خدمات سرانجام دینے والے تھے اور اس کام میں آپ کی مدد کرنے والے تھے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے سپرد کیا تھا اور ان میں ایک حضرت خلیفۃ المسیح الاول بھی تھے۔ ایک شخص نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بدظنی رکھتا۔ آپ کی کتب میں نبوت کے جاری ہونے کے متعلق پڑھا تو اس نے اپنے ساتھ کچھ لوگ لئے اور خراماں خراماں حضرت مولوی صاحب کی طرف چلے۔ جب آپ کے پاس پہنچے تو اس شخص نے حضرت مولوی صاحب سے کہا کہ اگر کوئی شخص کہے کہ میں اس زمانے کے لئے نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت محمدیہ میں نبوت جاری ہے تو آپ اس کے متعلق کیا خیال کریں گے۔ حضرت خلیفہ اول نے فرمایا کہ اس سوال کا جواب تو دعویٰ کرنے والے کی حالت پر منحصر ہے کہ آیا وہ اس دعوے کا مستحق ہے یا نہیں۔ اگر یہ دعویٰ کرنے والا انسان راستباز نہ ہوگا تو ہم اسے جھوٹا کہیں گے اور اگر دعویٰ کرنے والا کوئی راستباز انسان ہے تو میں یہ سمجھوں گا کہ غلطی میری ہے۔ حقیقت میں نبی آ سکتا ہے۔ بیشک مرزا صاحب نے جو کچھ لکھا ہے وہ درست ہے اور مجھے اس پر ایمان ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک بہن ایک پیر صاحب کی مرید تھیں وہ قادیان میں آئیں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر لی۔ جب واپس گئیں تو ان کے پیر صاحب کہنے لگے کہ تجھے کیا ہو گیا کہ تو نے مرزا صاحب کی بیعت کر لی۔ انہوں نے کہا میں نے تو مرزا صاحب کو اس لئے مانا ہے کہ اگر آپ کو نہ مانا تو قیامت کے دن مجھے جوتیاں پڑیں گی آپ بتائیں کہ آپ اس دن کیا کریں گے۔ وہ پیر کہنے لگا کہ یہ نورالدین کی شرارت معلوم ہوتی ہے اسی نے تجھے یہ بات سمجھا کر میرے پاس بھیجا ہے مگر تمہیں اس بارے میں کسی گھبراہٹ کی ضرورت نہیں۔ جب قیامت کا دن آئے گا اور پل صراط پر سب لوگ اکٹھے ہوں گے تو تمہارے گناہ میں خود اٹھا لوں گا اور تم دگڑ دگڑ کرتے ہوئے جنت میں چلے جانا۔ انہوں نے کہا پیر صاحب ہم تو جنت میں چلے گئے پھر آپ کا کیا بنے گا۔ وہ کہنے لگے جب فرشتے میرے پاس آئیں گے تو میں انہیں لال لال آنکھیں دکھا کر کہوں گا کہ کیا ہمارے نانا امام حسین کی شہادت کافی نہیں تھی کہ آج قیامت کے دن ہمیں بھی ستایا جا رہا ہے۔ پس یہ سنتے فرشتے شرمندہ ہو کر دوڑ جائیں گے اور ہم بھی چھلانگیں مارتے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی سادگی اور اطاعت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ہم نے خود حضرت خلیفہ اول کو دیکھا ہے آپ مجلس میں بڑی مسکنت سے بیٹھا کرتے تھے ایک دفعہ مجلس میں شادیوں کا ذکر ہو رہا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا مولوی صاحب جماعت کے بڑھنے کا ایک ذریعہ کثرت اولاد بھی ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ اگر جماعت کے دوست ایک سے زیادہ شادیاں کریں تو اس سے بھی جماعت بڑھ سکتی ہے۔ حضرت خلیفہ اول نے گھٹنوں پر سر اٹھایا اور فرمایا کہ حضور میں تو آپ کا حکم ماننے کے لئے تیار ہوں لیکن اس عمر میں مجھے کوئی شخص اپنی لڑکی دینے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہنس پڑے۔ تو دیکھو حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں دیکھو یہ انکسار اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ادب تھا جس کی وجہ سے انہیں یہ رتبہ ملا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند کرے کیونکہ انہوں نے اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو مانا جب ساری دنیا آپ کی مخالف تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی اس بات کے جماعت کی تعداد بڑھانے کا ایک ذریعہ کثرت اولاد بھی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے جب ہماری شادیوں کی تجویز فرمائی تو سب سے پہلے یہ سوال کرتے تھے کہ فلاں صاحب کے ہاں کتنی اولاد ہے وہ کتنے بھائی ہیں آگے ان کی کتنی اولاد ہے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں اب بھی بعض لوگ جب مجھ سے مشورہ لیتے ہیں میں ان کو یہی مشورہ دیتا ہوں کہ یہ دیکھو جہاں رشتے تجویز ہوئے ہیں ان کے ہاں کتنی اولاد ہے۔ آجکل

کی دنیا میں فیملی پلاننگ کی بہت زیادہ زور دیا جاتا ہے اور لیکن ایسے ممالک جہاں اس پر بہت زور دیا گیا ان میں اب یہ احساس بڑھ رہا ہے کہ یہ غلط ہے۔ جب انسان قانون قدرت سے لڑنے کی کوشش کرتا ہے تو مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ بہرحال یہ ضمنی بات بیچ میں آ گئی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے اخلاص عاجزی اور سادگی کا ایک اور واقعہ بیان کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ خدمت کے لئے مختلف سامانوں کی ضرورت ہوتی تھی کھانا پکوانے کی ضرورت ہوتی تھی۔ شروع شروع میں جب قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس مہمان آتے تھے۔ سودا وغیرہ لانے کی ضرورت ہوتی تھی اور یہ ظاہر ہے کہ یہ کام صرف ہمارے خاندان کے افراد نہیں کر سکتے تھے اکثر یہی ہوا کرتا تھا کہ جماعت کے افراد مل ملا کر وہ کام کر دیا کرتے تھے۔ اس وقت طریق یہ تھا لنگر خانے کا باقاعدہ انتظام تو نہیں تھا کہ اگر ایندھن آ جاتا اور وہ اندر ڈالنا ہوتا یعنی سٹور میں رکھنا ہوتا تو گھر کی خادمہ آواز دے دیتی کہ ایندھن آیا ہے کوئی آدمی ہے تو وہ آ جائے اور ایندھن اندر ڈال دے۔ ایک دفعہ لنگر خانے کے لئے اوپلوں کا ایک گڈا آیا (وہ جو جلانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اوپلے) بادل بھی آیا ہوا تھا خادمہ نے آواز دی تا کوئی آدمی مل جائے تو وہ اوپلوں کو اندر رکھوا دے مگر اس کی آواز کی طرف کسی نے توجہ نہ کی۔ آپ نے جب دیکھا کہ خادمہ کی آواز کی طرف کسی نے توجہ نہیں کی تو آپ نے فرمایا اچھا آج ہم ہی آدمی بن جاتے ہیں یہ کہہ کر آپ نے اوپلے اٹھائے اور اندر ڈالنے شروع کر دیئے۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو عشق تھا اس کی مثال دیتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عادت تھی جب آپ بہت خوش ہوتے اور محبت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کرتے تو مرزا کا لفظ استعمال کرتے اور فرماتے کہ ہمارے مرزا کی یہ بات ہے۔ ابتدائی ایام میں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ابھی دعویٰ نہیں تھا چونکہ آپ کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعلقات تھے اسی لئے اس وقت سے یہ لفظ آپ کی زبان پر چڑھے ہوئے تھے۔

پھر دوطرفہ اخلاص و محبت کی ایک اور مثال۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول میں جس قدر اخلاص تھا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ذکر کیا کہ حضرت مولوی صاحب سیر کے لئے نہیں جاتے۔ آپ نے فرمایا وہ تو روز جاتے ہیں۔ اس پر آپ کو بتایا گیا کہ وہ سیر کے لئے ساتھ تو چلتے ہیں لیکن پھر بڑ کے نیچے بیٹھ جاتے ہیں اور واپسی پر ساتھ شامل ہو جاتے ہیں چنانچہ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیشہ حضرت خلیفہ اول کو اپنے ساتھ سیر میں رکھتے اور جب آپ نے تیز ہو جانا اور حضرت خلیفۃ اول نے بہت پیچھے رہ جانا تو آپ نے چلتے چلتے ٹھہر جانا اور فرمانا مولوی صاحب فلاں بات کس طرح ہے۔ مولوی صاحب تیز تیز چل کر آپ کے پاس پہنچتے اور ساتھ چل پڑتے تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھوڑی دیر کے بعد پھر تیز چلنا شروع کرتے آگے نکل جاتے تھوڑی دور جا کر پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ٹھہر جاتے اور فرماتے مولوی صاحب فلاں بات اس اس طرح ہے۔ مختلف باتیں ہوتیں۔ مولوی صاحب پھر تیزی سے آپ کے پاس پہنچتے اور تیز تیز چلنے کی وجہ سے ہانپنے لگ جاتے مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کو اپنے ساتھ رکھتے۔ تیس چالیس گز چل کر مولوی صاحب پیچھے رہ جاتے اور آپ پھر کوئی بات کہہ کر مولوی صاحب کو مخاطب فرماتے اور وہ تیزی سے آپ سے آ کر مل جاتے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی غرض تھی کہ اس طرح مولوی صاحب کو تیز چلنے کی عادت ہو جائے۔

پھر ایک اور مثال جس سے حضرت خلیفہ اول کا اخلاص بھی ظاہر ہوتا ہے اور توکل بھی حضرت میر صاحب سخت بیمار ہو گئے۔ قولنج کا اتنا سخت حملہ ہوا کہ ڈاکٹروں نے کہا کہ آپریشن ہونا چاہئے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ بعض یونانی دواؤں سے بغیر آپریشن کے بھی آرام ہو جاتا ہے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تار دے دیا کہ جس حالت میں بھی ہوں آ جائیں۔ آپ مطب میں بیٹھے ہوئے تھے کوٹ بھی نہیں پہنا ہوا تھا پیسے بھی پاس نہ تھے۔ آپ غالباً حکیم غلام محمد صاحب کو ساتھ لے کر پیدل بٹالہ پہنچے۔ سٹیشن پر جا کر بیٹھے اور چلنے میں کمزور تھے لیکن اس کے باوجود کیونکہ حکم آیا کہ فوراً پہنچو اسی طرح چل کر بٹالہ پیدل پہنچ گئے۔ اب دیکھیں یہ اخلاص اور اطاعت ہے کہ زیادہ چلنے میں آپ کو دقت ہوتی تھی لیکن حکم ہوا تو بٹالے تک تقریباً گیارہ میل کا فاصلہ پیدل پہنچے ہیں۔ حکیم صاحب نے کہا کہ اب کرائے وغیرہ کا کیا انتظام ہوگا حضرت خلیفہ اول نے فرمایا کہ یہاں بیٹھو اللہ تعالیٰ خود ہی کوئی انتظام کر دے گا۔ توکل کی یہ

مثال ہے۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور دریافت کیا کہ کیا آپ حکیم نورالدین صاحب ہیں آپ نے فرمایا ہاں وہ شخص کہنے لگا کہ ابھی گاڑی آنے میں دس پندرہ منٹ باقی ہیں اور میں نے سٹیشن ماسٹر سے کہہ بھی دیا ہے کہ وہ آپ کا انتظار کرے۔ میں بٹالے کا تحصیل دار ہوں میری بیوی بہت سخت بیمار ہے آپ ذرا چل کر اسے دیکھ آئیں۔ آپ گئے مریضہ کو دیکھ کر نسخہ دیکھا اور سٹیشن پر واپس آ گئے۔ وہ شخص بھی ساتھ آیا تحصیل دار اور کہا کہ آپ چل کر گاڑی میں بیٹھیں میں ٹکٹ لے کر آتا ہوں اور ساتھ پچاس روپے نقد دیئے اور کہا کہ یہ حقیر ہدیہ ہے اسے قبول فرمائیں۔ آپ دہلی پہنچے اور جا کر میر صاحب کا علاج کیا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہ صحیح توکل کا مقام ہے۔ توکل کے صحیح مقام پر جو لوگ ہوتے ہیں وہ کسی سے منہ سے مانگتے نہیں اللہ تعالیٰ لوگوں کی توجہ اس طرف پھیر دیتا ہے اور انتظام کر دیتا ہے لیکن وہ خود جن کو توکل ہوتا ہے اللہ پہ وہ خود کسی کے پاس نہیں جاتے بلکہ اللہ تعالیٰ خود بھیجتا ہے ان کی ضروریات پوری کرنے کے لئے۔ تو یہ توکل کا بہت اعلیٰ مقام ہے جو آپ کو حاصل تھا۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ ایک مریض آیا اور اس نے ذکر کیا کہ مولوی صاحب سے میں نے علاج کروایا تھا جس سے مجھے بڑا فائدہ ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس دن بیمار تھے مگر جب آپ نے یہ بات سنی تو آپ اسی وقت اٹھ کر بیٹھ گئے اور حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ ہی مولوی صاحب کو تحریک کر کے یہاں لایا ہے اور اب ہزاروں لوگ ان سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اگر مولوی صاحب یہاں نہ آتے تو ان لوگوں کا کس طرح علاج ہوتا۔ پس مولوی صاحب کا وجود بھی خدا تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے۔ یہ شکر گزاری تھی لیکن غلو نہیں تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی عاجزی کی جو انتہا تھی اس کا ذکر ایک صحابی کے حوالے سے حضرت مصلح موعود نے کیا ہے کہتے ہیں ایک صحابی کا واقعہ بیان کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملنے کے لئے آیا آپ مسجد مبارک میں بیٹھے تھے اور دروازے کے پاس جوتیاں پڑی تھیں۔ ایک آدمی سیدھے سادھے کپڑوں والا آ گیا اور آ کر جوتیوں میں بیٹھ گیا۔ یہ صحابی کہتے ہیں کہ میں نے سمجھا کہ یہ کوئی جوتی چور ہے چنانچہ میں نے اپنی جوتیوں کی نگرانی شروع کر دی کہیں وہ لے کر بھاگ نہ جائے۔ کہنے لگے اس کے کچھ عرصے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فوت ہو گئے اور میں نے سنا کہ آپ کی جگہ کوئی اور شخص خلیفہ بن گیا ہے اس پر میں بیعت کرنے کے لئے آیا جب میں نے بیعت کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ وہی شخص تھا جس کو میں نے اپنی بیوقوفی سے جوتی چور سمجھا تھا یعنی حضرت خلیفہ اول اور میں اپنے دل میں سخت شرمندہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور آپ کے نام پر فساد پیدا کرنے والوں کو بھی عقل دے اور سمجھ دے اور ہمیں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کے مطابق اس نمونے سے سبق حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آج ماریشس کا جلسہ سالانہ بھی ہو رہا ہے اور ماریشس میں جماعت احمدیہ کو قائم ہوئے ایک سو سال ہو چکے ہیں وہ اپنی سینٹنری منا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا یہ جلسہ بھی ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور یہ سو سال آئندہ وہاں نئی ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہوں اور نئے سے نئے منصوبے کریں وہاں بعض فسادی لوگ بھی ہیں اللہ تعالیٰ ان سے بھی جماعت کو محفوظ رکھے اور ہر شر سے بچائے اور ہر لحاظ سے جلسے کو اور ان کے پروگراموں کو بابرکت فرمائے۔ ☆☆☆

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 13th November 2015

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar, Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB